اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور
روزنامہ
یوم یکشنبہ (اتوار) فی پرچہ ۲ آنہ
جلد ۳ | ۸ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | ۸ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۰۵

419

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار ننانوے سے کچھ اوپر دہا بعض بدستور رہتی ہے۔ اس کے علاوہ کل رات سے دانتوں میں درد ہے اور کچھ وقت کے لئے بہت تیز ہو گئی تھی جس کی وجہ سے رات بہت بے چین گزری اب قدرے آرام ہے لیکن پورا نہیں۔ دعاؤں کی بدستور ضرورت ہے۔

متروکہ کارخانوں کی الاٹمنٹ میں مزید سہولت کا اعلان

کراچی ۷ مئی۔ مغربی پنجاب میں متروکہ کارخانوں کی الاٹمنٹ کے طریقے کو سہل بنانے کے ساتھ درخواستیں دینے کی آخری تاریخ بھی بڑھا دی گئی ہے۔ چنانچہ وزارت بحالیات کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مقررہ فارم کی ہر شق کا جواب دینا ضروری نہیں ہے جس حد تک فارم کی ہدایات کے مطابق معلومات فراہم کرنا ممکن ہو اس حد تک فارم کو پر کرکے درخواست دی جاسکتی ہے۔ بڑے بڑے کارخانوں اور سینما وغیرہ کی الاٹمنٹ کیلئے درخواستوں کی آخری تاریخ پہلے ۳۰ اپریل مقرر کی گئی تھی۔ اب لوگ اس اعلان کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر درخواستیں دے سکتے ہیں۔ یہ درخواستیں کمشنر بحالیات مغربی پنجاب لاہور کے پتہ پر ارسال کرنی چاہئیں۔ دیگر قسم کے کارخانوں کیلئے درخواستیں دینے کی تاریخ ابھی ختم نہیں ہوئی۔

مختصر لیکن اہم

قاہرہ ۷ مئی۔ اخبار الزمان کے نامہ نگار مقیم دمشق کی اطلاع کے مطابق مصر نے شام کی حکومت کو پچاس لاکھ پونڈ کا قرضہ دینا منظور کیا ہے۔

رنگون ۷ مئی۔ تقریباً تین ہزار برمی پناہ گزیں ڈیلٹائی علاقے سے رنگون پہنچے ہیں۔ کیرن باغیوں کے حملوں کی تاب نہ لاکر وہ اس علاقے سے بھاگنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

برلن ۷ مئی یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ پیر کے روز برلن پہنچ رہے ہیں وہ دو دن تک یہاں قیام کریں گے۔

نئی دہلی ۷ مئی بلغاریہ کی طلباء کی قومی یونین نے بلغاریہ کی یونیورسٹیوں میں مختلف مضامین پڑھنے کے لئے ہندوستانی طلبہ کو کچھ وظیفوں کی پیشکش کی ہے۔

کراچی ۷ مئی۔ سعودی عرب کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ہر سال حاجیوں سے جو ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں اس سال ان میں ۲۵ فیصدی کی کمی کر دی گئی ہے۔ یہ کمی صرف سرکاری ٹیکسوں تک محدود ہے۔ لاریوں وغیرہ کے کرایہ میں کوئی تخفیف نہیں کی جائے گی۔

کراچی ۷ مئی چھ ماہ کے بعد پاکستانی ہوائی بیڑے کی طرف سے ایک خاص پریڈ کا انتظام کیا جارہا ہے۔ اس مظاہرے میں وہ نوجوان حصہ لیں گے جو ہوا بازی کی ٹریننگ مکمل کرچکے ہیں۔

نئی دہلی ۷ مئی ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شرکت کے بعد لنڈن سے واپس ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔

سرحد کی صورت حال کا عجیب وغریب نقشہ

لاہور ۷ مئی۔ آج صوبہ سرحد کے خان غلام محمد خان نے جو حال ہی میں رہا ہو کر آئے ہیں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے یوں ظاہر کیا کہ جیسے صوبہ سرحد میں محض نام کی حکومت قائم ہے اور وہاں رفتہ تفرقہ۔ بد امنی، رشوت ستانی اور اقربا نوازی کا دور دورہ ہے۔ موجودہ وزارت کے ہر اصلاحی اقدام اور ہر اندرونی و بیرونی خطرے کو تسلیٹ قرار دیتے ہوئے انہوں نے سرحد میں صورت حال کا ایک عجیب وغریب خاکہ پیش کیا جس پر تردیدی نوعیت کے سوالات کی بوچھاڑ شروع ہوگئی۔ بالآخر جب پوچھا گیا کہ آپ کیا چاہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ موجودہ وزارت کو توڑ دیا جائے کیونکہ یہ اقلیت کی وزارت ہے۔ اس استفسار کا کہ وزارت ٹوٹنے کے بعد ۹۲ کا نفاذ ہو یا نئی وزارت کی تشکیل عمل میں لائی جائے۔ انہوں نے کوئی معین جواب نہیں دیا۔ البتہ عام انتخابات پر زور دیتے رہے۔

(سٹاف رپورٹر)

چین میں کمیونسٹ فوجوں نے شنگھائی کے بیرونی دفاعی مورچے توڑ دیئے

شنگھائی ۷ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین میں کمیونسٹ فوجوں نے شنگھائی کے دفاع کے بیرونی مورچے توڑ دیئے ہیں۔ گو یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ مورچے توڑنے کے بعد کمیونسٹ فوجیں کس جانب سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے بعض کمیونسٹ دستے شنگھائی کے آس پاس پہنچ گئے ہیں۔ کمیونسٹوں کی دوسری فوج دریائے ینگسی سے فیوچو کی طرف ڈیڑھ سو میل آگے بڑھ گئی ہے۔ کیانگ سی کے علاقے میں بھی انہوں نے دو شہروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ نیشنلسٹ فوجوں نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ شنگھائی سے ۳ میل مغرب میں انہوں نے کئی ہزار کمیونسٹ فوجوں کو پسپا کرکے ان میں سے ایک بڑی تعداد کو قیدی بنا لیا ہے۔ نیز بہت سا اسلحہ وغیرہ ان کے ہاتھ لگا ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ کے خلاف اقدام نہ کیا جائے

لاہور ۷ مئی۔ آج مغربی پنجاب کے اخبار نویسوں کی یونین کی مجلس عاملہ نے باتفاق رائے اس مطلب کی ایک قرارداد پاس کی کہ چونکہ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنی افسوسناک لغزش پر غیر مشروط طور پر معافی مانگ لی ہے اور علانیہ تلافی کر دی ہے اس لئے اس کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا جائے۔

اسرائیل کی رکنیت کے سوال کو ملتوی کردینے کی تجویز

لیک سکسیس ۷ مئی۔ اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی میں ایک قرارداد پیش کی گئی جس کی حمایت پاکستان اور عرب ممالک کر رہے ہیں۔ اس میں تجویز کیا گیا ہے کہ اسرائیل کی رکنیت کے سوال کو جنرل اسمبلی کے ستمبر کے اجلاس تک ملتوی کر دیا جائے۔

پیر پگاڑو کی گدی بحال کرنے کا مطالبہ

کراچی ۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آجکل حکومت سندھ پیر پگاڑو کی گدی کو بحال کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ یاد رہے پیر پگاڑو کے دو لڑکے آجکل انگلستان میں مقیم ہیں۔ حر لیڈروں کا مطالبہ ہے کہ ان دونوں کے حق میں گدی کو دوبارہ بحال کر دیا جائے۔ اس ہفتے چالیس کے قریب حر لیڈروں نے حکومت سندھ کے اعلیٰ افسران سے مل کر انہیں پاکستان کے ساتھ کامل وفاداری کا یقین دلایا ہے اور ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ اگر گدی بحال نہ کی گئی تو حروں میں عام بے چینی پھیل جانے کا خطرہ ہے۔ سندھ کی صوبائی وزارت پیر کے روز ایک خاص اجلاس میں اس کے متعلق آخری فیصلہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس فیصلہ کے متعلق حکومت پاکستان کی منظوری بھی حاصل کی جائے گی۔

حیدرآباد کے مسئلہ کو پھر زیر بحث لایا جائے

سلامتی کونسل کے صدر سے چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا مطالبہ

لیک سکسیس ۷ مئی۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے اتحادی قوموں کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ حیدرآباد کے مسئلہ کو دوبارہ زیر بحث لانے کے لئے کونسل کا اجلاس جلد طلب کیا جائے کیونکہ حیدرآباد کی حالت جہاں تک اس کی مسلم رعایا کا سوال ہے دن بدن گرتی جارہی ہے اور یہ صورت حال قیام امن کے لئے خطرہ کا باعث ہے ... آپ نے سلامتی کونسل کے صدر جینن چودل کو ایک خط کے ذریعہ توجہ دلائی ہے کہ گذشتہ دنوں پیرس میں قلت وقت کی وجہ سے اس مسئلہ پر بحث کو ملتوی کردیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں حیدرآباد کے بارے میں ایک طویل بیان دینا چاہتے تھے لیکن بحث کے ملتوی ہوجانے کی بنا پر وہ بیان نہ دیا جاسکا۔ آپ نے لکھا ہے کہ نیویارک سے روانہ ہونے سے قبل وہ اپنے سابقہ بیان کو مکمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حیدرآباد کے سابق وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ بھی ان دنوں نیویارک پہنچے ہوئے ہیں۔ کل سیاسی کمیٹی میں بھی یہودی نمائندے کی نکتہ چینی کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خاں نے حیدرآباد کا ذکر کیا۔ چنانچہ فرمایا اگرچہ حیدرآباد کی بابت پاکستان کا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں لیکن وہ اس معاملے میں قدرتی طور پر گہری دلچسپی رکھتا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہندوستان کی آبی سکیمیں } نیویارک ۲۰ مئی - امریکہ کے تجارتی محکمہ کے اندازہ کے مطابق ہندوستان کی دامودر ویلی پروجیکٹ بند باندھنے اور دوسری آبی برقی اسکیموں پر ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر خرچ ہوگا۔ ۱۹۴۹ء کے اوائل میں ایک امریکی فرم کو ایک اسٹیم پاور پلانٹ لگانے اور ٹرانسمشن لائن لگانے کے لئے ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر کا ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ امکان ہے کہ مزید ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کے سامان کا آرڈر بھی امریکہ میں دیا جائے گا (اے پی)

پتہ مطلوب ہے } عبدالمنان صابر ولد ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر پنشنر ریاست فلات محلہ دارالفتوح قادیان کہاں آباد ہیں ان کا پتہ سے اطلاع دیں۔
ڈاکٹر ممتاز علی پرویز عالم بلڈنگ کریم پورہ دلہ موے

راشن بندی لاہور

قیمت اور وزن راشن شدہ اشیاء بحساب ہفتہ وار یونٹ بابت ماہ مئی ۱۹۴۹ء

	وزن اجناس خوردنی			قیمت گیہوں فی من روپے ۱۲ آنے ۱۵ پائی ۶			قیمت آٹا فی من روپے ۱۳ آنے ۱۲ پائی			قیمت میدہ فی من روپے ۲۲ آنے ۸ پائی ۶			قیمت چاول قسم اول فی من روپے ۲۷ آنے ۸ پائی ۶			قیمت چاول قسم دوم فی من روپے ۱۹ آنے ۵ پائی ۶			وزن چینی			قیمت چینی فی من روپے ۱۴ آنے ۷ پائی		
	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی
۱	۰	۱	۵	۰	۷	۰	۰	۷	۳	۰	۱۲	۶	۰	۱۴	۶	۰	۱۰	۳	۰	۰	۴	۰	۴	۳
۲	۰	۲	۱۰	۰	۱۳	۹	۰	۱۴	۶	۱	۸	۹	۱	۱۳	۰	۱	۴	۶	۰	۰	۸	۰	۸	۶
۳	۰	۳	۱۵	۱	۴	۶	۱	۵	۹	۲	۵	۳	۲	۱۱	۶	۱	۱۴	۶	۰	۰	۱۲	۰	۱۲	۶
۴	۰	۵	۴	۱	۱۱	۳	۱	۱۳	۰	۳	۱	۶	۳	۱۰	۰	۲	۸	۹	۰	۱	۰	۱	۰	۹
۵	۰	۶	۹	۲	۲	۳	۲	۴	۳	۳	۱۳	۹	۴	۸	۶	۳	۳	۰	۰	۱	۴	۱	۵	۰
۶	۰	۷	۱۴	۲	۹	۰	۲	۱۱	۶	۴	۱۰	۳	۵	۶	۹	۳	۱۳	۰	۰	۱	۸	۱	۹	۰
۷	۰	۹	۳	۲	۱۵	۹	۳	۲	۹	۵	۶	۶	۶	۵	۲	۴	۷	۳	۰	۱	۱۲	۱	۱۳	۳
۸	۰	۱۰	۸	۳	۶	۶	۳	۹	۹	۶	۳	۰	۷	۳	۹	۵	۱	۳	۰	۲	۰	۲	۱	۳
۹	۰	۱۱	۱۳	۳	۱۳	۶	۴	۱	۰	۶	۱۵	۳	۸	۲	۳	۵	۱۱	۶	۰	۲	۴	۲	۵	۶
۱۰	۰	۱۳	۲	۴	۴	۳	۴	۸	۳	۷	۱۱	۹	۹	۰	۹	۶	۵	۹	۰	۲	۸	۲	۹	۹
۱۱	۰	۱۴	۷	۴	۱۱	۰	۴	۱۵	۶	۸	۷	۹	۹	۱۵	۰	۷	۰	۰	۰	۲	۱۲	۲	۱۴	۰
۱۲	۰	۱۵	۱۲	۵	۱	۹	۵	۶	۹	۹	۴	۳	۱۰	۱۳	۶	۷	۱۰	۰	۰	۳	۰	۳	۲	۰
۱۳	۰	۱۷	۱	۵	۸	۹	۵	۱۴	۰	۱۰	۱	۰	۱۱	۱۲	۳	۸	۴	۳	۰	۳	۴	۲	۶	۳
۱۴	۰	۱۸	۶	۵	۱۵	۶	۶	۵	۳	۱۰	۱۳	۰	۱۲	۱۰	۶	۸	۱۴	۳	۰	۳	۸	۳	۱۰	۳
۱۵	۰	۱۹	۱۱	۶	۶	۳	۶	۱۲	۶	۱۱	۹	۶	۱۳	۹	۰	۹	۸	۶	۰	۳	۱۲	۳	۱۴	۶
۱۶	۰	۲۱	۰	۶	۱۳	۰	۷	۲	۶	۱۲	۵	۹	۱۴	۷	۶	۱۰	۲	۶	۰	۴	۰	۴	۲	۶
۱۷	۰	۲۲	۵	۷	۴	۰	۷	۱۰	۹	۱۳	۲	۳	۱۵	۶	۰	۱۰	۱۲	۹	۰	۴	۴	۴	۶	۶
۱۸	۰	۲۳	۱۰	۷	۱۰	۹	۸	۲	۰	۱۳	۱۴	۶	۱۶	۴	۳	۱۱	۷	۰	۰	۴	۸	۴	۱۰	۹
۱۹	۰	۲۴	۱۵	۸	۱	۶	۸	۹	۳	۱۴	۱۱	۰	۱۷	۲	۹	۱۲	۱	۰	۰	۴	۱۲	۴	۱۵	۰
۲۰	۰	۲۶	۴	۸	۸	۳	۹	۰	۶	۱۵	۷	۳	۱۸	۱	۳	۱۲	۱۱	۳	۰	۵	۰	۵	۳	۰

نوٹ:- عوام زیادہ قیمت وصول کئے جانے پر ڈپو ہولڈر سے چھپے ہوئے فارم پر رسید طلب کر سکتے ہیں۔ خریدار کی طلب پر رسید نہ دینا جرم ہے۔ جس کی فوری اطلاع محکمہ راشن بندی کو دینی چاہیے۔

روزنامہ — "الفضل" — لاہور
۸ مئی ۱۹۴۹ء
420

نازیبا

کہتے ہیں کوئی بیل چراگاہ میں گردن نیوڑھائے گھاس چر رہا تھا۔ ایک آوارہ گرد مکھی اسکے سینگ پر آ بیٹھی۔ بیل کی گردن جھکی ہوئی دیکھ کر خیال کرنے لگی کہ بیچارے کی گردن شاید میرے بوجھ کے بار سے دب گئی ہے۔ اسپر ترس کھا کر بیل سے کہنے لگی "اگر میرے بوجھ کی وجہ سے آپ کی گردن دب کر رہ گئی ہے تو فرمائیے میں اڑ جاؤں؟" بیل نے حیران ہو کر پوچھا۔ آپ کہاں سے بول رہی ہیں؟ مکھی نے جواب دیا۔ "آپ کے دائیں سینگ پر سے" بیل بولا "واللہ مجھے تو علم بھی نہ تھا۔ کہ آپ یہاں تشریف رکھتی ہیں۔ بوجھ دوجھ کا تو سوال ہی دوسرا ہے۔"

پاکستان بننے سے پیشتر قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم نے بار بار یہ توضیح کی تھی کہ پاکستان کے لئے کسی نئے قانون کی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہمارا قانون تو پہلے ہی مکمل طور پر بنا بنایا قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔ یہ ایک ایسی کھلی کھلی بات تھی۔ اور اتنی بار اس کا اعادہ کیا گیا تھا۔ کہ کسی مسلمان کے دل میں ذرا بھی شبہ نہیں تھا۔ کہ پاکستان میں یہی قانون رائج کیا جائے گا۔ جس کے رائج کرنے کے لئے پاکستان کو برعظیم ہند سے علیحدہ کرانے کی جدوجہد کی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو علیحدگی پر اتنا زور دینے کی ضرورت نہ تھی۔

یہی وجہ تھی کہ ہر فرقہ کے مسلمانوں نے بلا امتیاز اس جدوجہد میں حصہ لیا۔ ان عناصر کے جو بظاہر مختلف بہانوں سے اس سے الگ رہے۔ ان میں سے ایک بڑا گروہ، تو خان برادرز کے سرخ پوشوں کا گروہ تھا جو علانیہ طور پر کانگرس کا حامی تھا دوسرا بڑا گروہ وہ تھا جو مجلس احرار کے نام سے موسوم تھا جس کے پیچھے نیشنلسٹ تھے اور تیسرا گروہ مودودی صاحب کے زیر قیادت تھا۔ پہلے دونوں گروہوں نے تو بے باک ہو کر مسلم لیگ کی کھلم کھلا مخالفت کی اور کھلا باہم گٹھ جوڑ کر لیا۔ اگرچہ اس گروپ نے بھی مذہبی نعرہ بازی سے ہی کام لیا۔ اور ظاہر کیا کہ اسلام کے دراصل وہی علمبردار ہیں۔ اور مسلم لیگ چند مغرب زدہ اور جاگیرداروں کا ادارہ ہے۔ لیکن ان چاروں گروہوں میں سے بہت زیادہ ہوشیار گروہ، آخری الذکر گروہ تھا اس لئے اس نے مخالفت کا ممکن باریک ترین طریقہ اختیار کیا۔۔۔

مودودی صاحب کچھ عرصہ سے امریت کی تقلید میں مگر اسکے مقابل ایک بظاہر اسلامی جماعت کی تنظیم کرنے میں منہمک تھے۔ آپ نے جدید مغربی سیاسی تجربات سے چند اصول لے کر ایک ایسا ڈھانچہ بنانے کی کوشش کی۔ جو موجودہ مسلمانوں کی ذہنیت اور خواہشات پر فٹ بیٹھ سکے۔ اور بظاہر اسلامی کا اسلامی بھی نظر آئے۔ اس ڈھانچہ کے تیار کرنے میں آپ نے بنیادی تخیلات تو اشتراکیت اور فاشزم کے پروپیگنڈا کارخانہ سے حاصل کئے۔ مگر ڈھانچہ کو منڈھنے کے لئے قرآن مجید کے کچھ ٹکڑے ہمیشہ لئے۔ آپ نے قرآن کریم کے عظیم الشان نعرہ "ان الحکم الا للہ" کو صرف ان معنے میں محدود کر دیا۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود دنیا پر بزور حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔ اور لوگوں کی نظروں سے خدا کی بادشاہت کے وہ وسیع معنے اوجھل کرنے کی کوشش کی۔ جو خدا تعالیٰ کے کلام سے واضح ہوتے ہیں۔ اور جو تمام اللہ تعالیٰ کے فرستادگان شروع سے کرتے چلے آئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ نے آسمانی بادشاہت کو دنیائے کفر کے تصور حکومت کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ ایک جابر زمینی بادشاہ کے طور پر پیش کیا۔ جو دنیا پر اپنا نظام تلوار کی نوک پر قائم کرنا چاہتا ہو۔ بعینہ جس طرح اشتراکیت اور فاشزم تلوار کی نوک پر کرہ زمینی پر اپنا تسلط جمانا چاہتے ہیں۔

آپ نے اپنی تحریروں میں بار بار اس امر کی صراحت فرما دی ہے۔ کہ جس طرح اشتراکی اور فاشی نظام کسی دوسرے خیال کو آزادی نہیں دیتے۔ اور تلوار سے ہر قسم کی آواز دبا دیتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا ایجاد کردہ اسلام بھی انسانوں کی ضمیر کو کچل کر رکھ دیتا ہے۔ آپ اشتراکی اور فاشی متشددانہ طریقوں کو اسلامی نظام حکومت کا بھی ایک جزو لاینفک خیال کرتے ہیں۔ اور حکومتی کاروبار میں قرآن کریم کی عظیم الشان آیہ "لا اکراہ فی الدین" کو عملاً منسوخ قرار دیتے ہیں ؎

وہ گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بتکدہ میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

آپ بڑے پیچ در پیچ سوفسطائی استدلال سے اپنے نظریہ تشدد کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کا استدلال تقریباً اس قسم کا ہے۔ چونکہ اسلام زندگی کا لائحہ عمل ہے۔ اس میں دین اور سیاست جدا نہیں اس لئے تمام اسلام خالص سیاسی نظریہ ہے۔ جس کی عملی صورت یہی ہے۔ کہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے پہلے ایک علاقہ میں استحکام پیدا کیا جائے۔ اور جب اس طرف سے اطمینان ہو جائے۔ کہ جنگی قوت کافی وافی مہیا ہو چکی ہے۔ تو تمام اردگرد کے نظام ہائے باطلہ پر "ان الحکم الا للہ" کا تسلط جمانے کے لئے "متقی خدائی فوجداروں" کی ٹولی فتنہ و فساد کا عالم طاری کر دے۔

ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ کعبہ سے کفر برخیز کرکے مسلمانی کا سکہ کس شان سے بٹھایا گیا ہے۔ ہم نے کل عرض کیا تھا کہ مودودی صاحب کا طریق عمل یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کی آیات سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا اپنے مطلب کا جدا کر لیتے ہیں۔ اور پھر اسپر اپنے من گھڑت متشددانہ اشتراکی ثمہ فاشی نظریہ کی عمارت تیار کر لیتے ہیں۔ ہم یہاں نمونہ از خروارے کے طور صرف ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ سورۃ انفال کے اخیر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا اولئک بعضھم اولیاء بعض۔ والذین آمنوا ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا۔ وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر۔ والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض۔ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر۔ (انفال ع ۱۰)

ترجمہ۔ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی۔ اور جہاد کیا ساتھ اپنے مالوں کے اور اپنی جانوں کے راہ میں اللہ کی۔ اور جن لوگوں نے جگہ دی۔ اور مدد کی۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ بعض ان کے دوست ہیں بعض کے۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور نہیں ہجرت کی انہوں نے نہیں ہے تمہارے لئے ذمہ داری ان کی کچھ بھی یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔ اور اگر مدد مانگیں وہ تم سے دین میں۔ تو لازم ہے تم پر مدد دینا سوائے مقابلہ میں ایسی قوم کے کہ تمہارے درمیان اور درمیان ان کے عہد ہو۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا بعض ان کے دوست ہیں بعض کے۔ اگر نہ تم کرو یہ ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا۔

دیکھئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے کہ غیر مسلم ممالک سے لڑائی کس صورت میں جائز ہے! ان آیات کے آخری ٹکڑے کو اگر اس ماحول میں پڑھا جائے۔ تو اس کے صرف یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ اگر اوپر کی ہدایت پر عمل نہ کرو گے تو زمین پر فتنہ برپا ہوگا۔ اور بڑا فساد پھیلے گا۔ لیکن کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ مودودی صاحب اس ٹکڑے سے اپنا متشددانہ نظریہ اسلام ثابت کرتے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسلامی جماعت واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے جس کا کام ہے۔ کہ تلوار کے ذریعہ باطل کو دنیا سے مٹا دے۔ آپ فتنہ و فساد کے معنے فتنہ و فساد نہیں لیتے۔ بلکہ اس کے معنے یہ لیتے ہیں۔ کہ تمام غیر مسلم حکومتیں بجائے خود ہی فتنہ و فساد اور خواہ وہ اپنے اپنے ملک میں کتنی ہی پر امن ہوں مسلمان متقیوں کو ان کے ہاتھ سے بزور اقتدار چھین لینا چاہیے۔ گویا اپنے ملکوں میں امن قائم رکھنا بھی کوئی بڑا جرم ہے۔ جس کی سزا ان کو نیک طبع خدائی فوجداروں کے ہاتھوں سے ملنی ضروری ہے۔

الغرض کچھ عرصہ سے مودودی صاحب اس قسم کا لٹریچر شائع کر کے تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں کو خالص سیاسی اسلام کی سنہری بنیاد دے رہے تھے۔ اور ان کو مسلمانان ہند کے یہ منتہائے سیاسی راستے سے جو مسلم لیگ کی صورت میں نمایاں ہو رہا تھا بھٹکانے کی کوشش میں مصروف تھے۔ چنانچہ جب آخری آزمائشی انتخابات لڑے گئے۔ تو آپ نے اپنے اس مذہبی نظریہ کی آڑ لے کر اپنے دوستوں کو لیگ کے ساتھ تعاون کرنے سے روک دیا۔ حالانکہ قائد اعظم اور دوسرے زعماء کہتے تھے کہ ووٹ [illegible]

کہ پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ ہے۔ لیکن آپ نے مذہب نما نازک خیالیوں کی آڑ لیکر اسی نازک وقت میں تمام مسلم قوم کو دھوکا دیا۔ اور مخالفین کا خاموش ساتھ دیا۔ اور اپنی دانست میں اسکی کشتی غرق کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کو جو منظور تھا۔ وہ ہوا۔ اور باوجود مخالف عناصر کے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے پاکستان معرض وجود میں آگیا۔

پاکستان بن جانے کے بعد مخالفین عناصر نے مختلف طریقوں سے اسے ابتدا ہی میں تباہ کردینے کی تجویزیں کیں۔ یہ زمانہ ایسا تھا۔ کہ پاکستان کی کمزوریاں ظاہر تھیں۔ غیروں نے ہر طریقہ سے اس کو کمزور سے کمزور کرنے کی کوشش کی تھی۔ ایسے نازک وقت میں کہ مہاجرین لٹ پٹ کر پاکستان میں امڈے آرہے تھے۔ غیر تمام دولت لیکر نکل گئے تھے۔ فوجیں اور سامان حرب غیروں کے قبضہ میں تھا۔ مقامی مہاجروں نے لوٹ کھسوٹ شروع کردی تھی۔ مخالف عناصر نے لوہا گرم سمجھ کر ضرب لگانے کی ٹھان لی۔ ایسی ضرب کہ پاکستان کا نام ونشان مٹ جائے۔

پھر وہی مذہبی ڈھونگ رچایا گیا۔ اور حالانکہ ہر ایک جانتا تھا۔ کہ قائد اعظم کے بار بار اعلانات کے مطابق یہاں پہلے موقع پر ہی اسلامی شریعت کے مطابق قانون بنایا جائیگا۔ مودودی صاحب نے دوسرے مخالف عناصر جن میں احراری پیش پیش تھے۔ گٹھ جوڑ کر کے مطالبات کی بازماری شروع کردی۔ دوسری طرف آپ نے کشمیر کے معاملہ میں الجھنیں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور فوجی بھرتی کے خلاف پراپیگنڈا جاری کردیا۔ آخر حکومت کو ملکی حفاظت کے قانون کو استعمال کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

یہ بات کہ قرارداد مقاصد مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا عناصر از قسم احراریوں کے مطالبات کے ڈر کی وجہ سے پاس نہیں کی گئی۔ اس امر سے واضح ہو جاتی ہے۔ کہ بجائے آپ کو رہا کرنے کے مودودی صاحب کی میعاد نظربندی بڑھادی گئی ہے۔ اگر آپ کو ان مطالبات کے ڈر کی وجہ سے نظربند کیا جاتا۔ تو اب جیسا کہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی جیسے علماء بھی آن کی رہائی کا مطالبہ کررہے ہیں۔ ضروران کو چھوڑ دیا جاتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرارداد مقاصد کا مودودی صاحب یا ان کی جماعت یا ان کے ہمنواؤں کے مطالبات کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ قرارداد عمومی طور پر مسلمانوں کی اسی ذہنیت کا اظہار کرتی ہے۔ جسکی وجہ سے پاکستان کو برعظیم ہند سے تقسیم کرایا گیا ہے۔ اور جس کا اعلان خود قائداعظم نے وقتاً فوقتاً تقسیم سے پہلے بھی اور بعد بھی کیا ہے۔ اور دوسرے زعمائے پاکستان بھی کرتے رہے ہیں۔ ایک بھی ایسا پاکستانی زعیم نہیں بتایا جاسکتا۔ جس نے کبھی اسلامی قانون کے نفاذ سے انکار کیا ہو۔ بے شک بعض عناصر کے مخاصمانہ انداز مطالبہ سے متاثر ہو کر فتنہ وفساد کے انسداد کے لئے بعض اٹھے۔

التعجيل من عمل الشيطان

ان مطالبہ کرنے والوں کی مخالفت کی ہو۔ تو وہ اور بات ہے۔ ورنہ یہ نہایت بھونڈا اور بیہودہ غلط بیانی ہے۔ کہ کوئی فرد یا کوئی جماعت پاکستان میں نفاذ شریعت کے خلاف ہے یا تھی یا ہوسکتی ہے دنیا میں اکثر ایسا ہوتا آیا ہے۔ کہ شیطان بھی تقدیس کا لبادہ پہن کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مسیح علیہ السلام کی آزمائش کا جو واقعہ اناجیل میں درج ہے۔ اسی قسم کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیطان اللہ تعالےٰ کی قدرت قادریت اور اسکی ہر چیز پر حکومت کا بڑا قائل ہے۔ لیکن دور اندیش لوگ اسکی نیت کو ہمیشہ بھانپ لیتے ہیں۔ اسلئے یہ سراسر غلط ہے کہ قرارداد مقاصد کے پاس ہونے سے کسی کے مطالبات کا تعلق ہے۔ حکومت فتنہ وفساد برپا کرنے والوں کا انتظام کرنا جانتی ہے۔ اس لئے اس کو ایسے کھوکھلے مطالبات کی کچھ بھی پروا نہیں تھی۔ اس لئے اب کسی کا اپنے مطالبات پر اس وجہ سے ناز کرنا کہ قرارداد مقاصد ان کی وجہ سے پاس ہوئی۔ نازیبا سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتا۔

جو لوگ مودودی صاحب کے تبحر علمی کا پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ قرارداد مقاصد کے عملی پہلوؤں کو حل کرنے کے لئے ان کی مدد کی ضرورت ہے۔ وہ بھی فریب خوردہ ہیں۔ پاکستان کے ارباب اختیار ان کی علمیت کے تمام پہلوؤں کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اور ان کے نظریات اسلام سے بھی ناواقف نہیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب کا متشددانہ نظریہ اسلام نہ صرف لفظ اسلام کی ہی تردید ہے۔ بلکہ لفظ انسانیت کی بھی ہتک ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے متعلق خدائی فوجداروں کی تصویر اس مسلمان کی تصویر سے زیادہ بھیانک ہے۔ جو مغربی فنکاروں نے دنیا کو اسلام سے نفور رکھنے کے لئے بنائی ہوئی ہے۔ اور جس کا ذکر خود مودودی صاحب نے بھی اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کے شروع میں کیا ہے۔

اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ پاکستان میں مودودی صاحب کے نظریہ اسلام کا نظام حکومت قائم ہوگا۔ تو اسکو ابھی سے مایوس ہو جانا چاہیئے۔ پاکستان میں یا کسی ملک میں ایسے نظاموں کی اب قطعاً گنجائش نہیں۔ جو اشتراکی یا نازی یا فاشی پیدا وار کے نمونہ پر بنائے جائیں۔ خواہ ظاہر ان کو کتنا ہی اسلامی پوشاکوں سے مزین کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔

جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ قرارداد مقاصد انہی کے مطالبات کی طاقت سے پاس ہوئی ہے۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کی حالت اس مکھی کی طرح ہے۔ جو بیل کے سینگ پر بیٹھ کر اپنے بوجھ پر ناز ونخوت کرنے لگی تھی۔ اس لئے جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے۔ ان کی سیاسی کشمکش قطعاً اسلامی نہیں ہے۔ اور جو کچھ بھی انہوں نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اب تک کیا ہے۔ اس میں فساد کا شائبہ غالب رہا ہے۔ اور آئندہ بھی وہ جو کچھ اس ضمن میں کریں گے۔ وہ قطعاً انبیاء علیہم السلام کا طریق نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کے مخالفین کا طریق ہوگا۔ جن کو حکومتی طاقت کے بغیر اپنے نظریات دنیا پر مسلط کرنے کا اور کوئی ذریعہ دستیاب نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت اس سے بہت وسیع ہے۔ جتنا کہ مودودی صاحب یا آپ کے دوست اسکو سمجھتے ہیں۔

دابۃ الارض سے

آزاد کے "دابۃ الارض" صاحب نے اشارات میں ایک مشاعرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ کوئی صاحب اقبال کی نظم پڑھ رہے تھے۔ کہ کسی ظریف دوست نے مندرجہ ذیل موزوں پھبتی چسپاں کی۔

شعر اقبال گا رہا ہوں میں
مال ہندو کا کھا رہا ہوں میں

ہم نے لکھا۔ کہ یہ شعر ماشاء اللہ دابۃ الارض کے حسب حال ہی ہے۔ آج کل جبکہ آزاد میں اقبال کا مقالہ احمدیت وزم بار بار شائع ہو رہا ہے۔ اس امر کو اخبار کی احرار نوازی کے ساتھ رکھا جائے۔ تو شعر کی شان دوبالا ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے کیا ہم نے کچھ غلط کہا تھا؟ ؎

مسلمانو تمہیں انصاف سے کہنا خدا لگتی

مگر دابۃ الارض صاحب اس پر شعر وشاعری کے ذوق اور بد ذوقی کا قصہ لے بیٹھے ہیں۔ شاید دابۃ الارض کو معلوم ہوگا۔ کہ "حماسہ" جو عربی کا بہترین گلدستہ شعر سمجھا جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت کی پیداوار ہے۔ اور انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ "درثمین" اور "کلام محمود" شاعری کی کتابیں نہیں۔ جس ذوق شعر وشاعری پر دابۃ الارض صاحب کو فخر وناز ہے۔ وہ انہی کو مبارک ہو۔ ؎

ہر چہ در گفتار فخر تست آں ننگ من است

باقی رہا مدیر الفضل تو واضح ہو کہ ہم بھی اپنے زمانہ جاہلیت میں کچھ شاعری کر چکے ہیں۔ اگر علم نہ ہو تو مشہور ماہناموں کی پرانی فائلیں ملاحظہ فرمالیں۔ تاکہ غلط فہمی دور ہو جائے۔

اور اگر ماہر آزمائش کی خواہش ہو۔ تو مجلس منعقد کر کے بہترین غیر مرزائی شاعر کو لے آئیں۔

تحریک ستمبر اور احباب جماعت

یہ سنت اللہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو انعامات دینا چاہتا ہے۔ تو پہلے انہیں ابتلا میں ڈالتا ہے۔ تاکہ وہ جائزہ لے کہ اس کے بندے اپنے دعویٰ ایمان میں کہاں تک صادق ہیں۔ گزشتہ سال سے جماعت احمدیہ جس دور میں سے گذر رہی ہے۔ وہ کسی بیان کی محتاج نہیں۔ پس ان مصیبت اور مشکلات کے ایام میں اپنے ایمان کے مظاہرہ کا یہی طریق ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ کے ارشادات کی عملی رنگ میں تعمیل کی جائے۔ حضور چاہتے ہیں کہ ان مصائب کے ایام میں جماعت پہلے سے بہت زیادہ ہمت قربانی اور ایثار کا نمونہ پیش کرے۔ تاکہ جماعت بحیثیت جماعت کے اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والے انعامات اور فضلوں کی وارث بنے۔ حضور نے ابتداء میں جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"ان مصیبت کے ایام میں زیادہ سے زیادہ کماؤ۔ کم سے کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالےٰ توفیق عطا فرمائے"

اس تحریک کے پہنچتے ہی مخلصین جماعت نے عملی رنگ میں لبیک کہنا شروع کردیا۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ ابھی ساری جماعت میں وہ طاقت اور قوت پیدا نہیں ہوئی۔ کہ وہ بڑی قربانیوں کے لئے یکدم تیار ہوسکے۔ اس لئے حضور نے جماعت کی اکثریت کو ثواب میں شریک کرنے کے لئے اس سکیم میں تبدیلی فرمادی۔ حضور فرماتے ہیں۔

"وہ تبدیلی یہ ہے۔ کہ بجائے ۲۵ فی صدی کے ۱۶½ فی صدی اور بجائے ۵۰ فی صدی کے ۳۳ فی صدی رکھی جائے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ نئے مرکز کا چندہ۔ انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی۔ کہ اس تحریک سے پہلے یعنی ستمبر والی تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر دوسرا سال جا رہا ہے۔ مگر جماعت کا ایک معتد بہ حصہ ایسا ہے۔ جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوا۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ بار بار اس تحریک کو جماعت کے سامنے لاتے رہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر مخلص کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی سعادت بخشے۔ کیونکہ قربانیوں کے مواقع بھی بار بار نہیں ملا کرتے۔ ایک وقت وہ بھی آنے والا ہے۔ جبکہ ڈھیروں ڈھیر سونا بھی اس وقت کے دیئے ہوئے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔

(نظارت بیت المال)

الا ان حزب اللہ ھم الغالبون

(مکرم محمد مفلح صاحب قادیانی از لاہور)

نحن اکثر جمعاً کہنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوئے اور ابتدائے آفرینش سے آج تک آسمانی جماعتیں باوجود اپنی مظلومیت اور قلت تعداد کے اپنے مخالفین پر غالب آتی رہی ہیں اور یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ "الٰہی جماعت" اور "حزب اللہ" کون ہے؟ اور زمینی گروہ اور حزب الشیطان کون ہے۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون قرآن مجید کا واضح ارشاد ہے اور قل لا یستوی الخبیث سے معاندین اسلام کے دعویٰ کثرت تعداد اور غرہ و ناز پر خداوند کریم نے قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث کی محکم آیت نازل فرماکر ان کے اپنی کثرت پر غرور و تکبر کے دعاوی باطلہ کو خاک میں ملا دیا اور آخر ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نیا ان افزار نظارہ دکھلا کر کفر و شرک کی جمعیت کو ہمیشہ کے لئے وادیٔ عرب سے مٹا دیا۔ احمدیت کے ابتدائی جیسے ساٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے کئی بزعم خود "حامیان دین" اٹھے اور انہوں نے سلسلہ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ لیکن اپنی ساری عمر اور اپنا سارا علم اور اپنی ساری طاقت صرف کرنے کے بعد اب ایسے نابود اور بے نام و نشان ہیں کہ ان کا نام بھی کسی کی زبان پر نہیں آتا۔

اسی شہر لاہور میں جہاں بعض جعلی پیروں کے عرس منائے جاتے ہیں۔ لیکن ان معاندین احمدیت کی قبروں کو بھی کوئی نہیں جانتا۔ وہ بھی اخبار زاد کے ایڈیٹر کی طرح واقعی اپنے آپ کو حامیان دین متین و شیدایان شرع مبین تصور کرتے رہے۔ اور مدیر زاد نے تو شائد اس کا پاسنگ بھی نہ لکھا ہو جتنا وہ ایک سال میں سلسلہ کے خلاف لکھتے رہے لیکن ظالم ہونے کی وجہ سے آسمانی سلسلہ کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور انہ لا یفلح الظالمون کا ارشاد رحمانی ان پر صادق آیا اور آخر گمنامی کی نیند سو گئے۔

منجملہ دیگر معاندین کے ایک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھ لیجئے۔ جنہوں نے اپنا رسالہ "اشاعۃ السنۃ" احمدیت کی مخالفت کے لئے وقف کیا ہوا تھا اور اپنے زعم میں سخت نازاں اور اس بات کا دعویدار تھے کہ "میں نے ہی (حضرت مرزا صاحب کو) اونچا کیا تھا اور میں ہی اس کو نیچے گرا دوں گا۔" اور احمدیت کو نیچے گرانے کے لئے انہوں نے دنیا بھر کو ٹھوکروں میں ڈال رکھا۔ تمام ہندوستان کا چکر کاٹ کر دو سو مولویوں کے فتاویٰ کفر حاصل کئے متعدد بار رسائل اور ہزار ہا مضامین اور لاکھوں اشتہارات شائع کئے لیکن آخر ہوا کیا؟ یہی جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو مخاطب کر کے فرما دیا تھا:—

اے بیٹے تکفر من بستہ کمر
خانہ ات ویران تو در فکر دگر

ایسی خانہ ویرانی ہوئی کہ کوئی نام لیوا بھی نہ رہا۔

کیا حامیان دین کا یہی انجام ہوتا ہے؟ جو مولوی محمد حسین صاحب کا ہوا۔ "فتدبروا وتفکروا وسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین"

ایک مشہور ضرب المثل ہے جس کی حقیقت جناب المجرب تجربہ حلت بہ الندامۃ "آزمودہ را آزمودن جہل است" اگر مدیر زاد اس پر خار اور سنگلاخ وادی میں داخل ہو کر ساری عمر اپنا سر پٹکنے پھرنے کے خواہشمند ہیں تو شوق سے اس بات کا تجربہ کر لیں۔ لیکن ہم ان کو ابھی سے یہ بات بتلائے دیتے ہیں کہ اس کا نتیجہ سوائے حسرت و ندامت اور خسران و تباہی کے کچھ نہ نکلے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان حرف بحرف جیسے اب تک سچا ثابت ہوا۔ آئندہ بھی سچا ہی ثابت ہوگا۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی مگر وہ مجھ کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک کہ وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادق کے اور۔ اور خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ جس طرح خدا نے پہلے ماموروں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اب بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتا ہے اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔" (تحفہ گولڑویہ) [illegible]

بی۔اے پاس نوجوان واقفین کی ضرورت

بی۔اے پاس نوجوان جو قبل ازیں دوران تعلیم اپنی زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاطر وقف کر چکے ہوں اور اب بی۔اے پاس کر لیا ہو اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں تاکہ تحریک جدید کے ماتحت ان کی آئندہ زندگی کا پروگرام مرتب کیا جا سکے۔ اس وقت سلسلہ کی ذمہ دار دفتری آسامیوں کے لئے گریجویٹ واقفین زندگی کی ضرورت ہے۔ جو دوست خود کو اس کام کا اہل سمجھتے ہوں اور دفتری کاموں کا تجربہ رکھتے ہوں دفتر ہذا سے خط و کتابت کریں۔ لہٰذا ایسے احباب جو اب تک کسی وجہ سے وقف زندگی ایسی سعادت کو حاصل نہ کر سکے ہوں استخارہ کر کے زندگی وقف کرنے کی کوشش کریں۔ فارم معاہدہ وقف زندگی کا درخواست پر دفتر ہذا سے بھجوا دیا جائے گا۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

ناقص دوائیں!

اب تک لوگ یونانی دواؤں کے متعلق ہی شاکی تھے کہ بازار سے عموماً نہایت پرانی اور بوسیدہ دستیاب ہوتی ہیں۔ مگر اب گورنمنٹ کو انگریزی دواؤں کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے کہ بہت خراب حالت میں رہتی ہیں اور ان کے بنانے والے پبلک کو بڑا دھوکہ دے رہے ہیں۔ بوتلوں پر تو لکھا ہوتا ہے کہ یہ دوائیں برٹش فارماکوپیا کے مطابق بنی ہوتی ہیں۔ مگر جب وہ استعمال کی جاتی ہیں تو انتہا درجہ کی ردی ناقص اور بے اثر ثابت ہوتی ہیں۔ ٹنکچرز۔ ویکسین اور سیرم پر معتبر کمپنیوں کے لیبل لگے ہوئے ہوتے ہیں مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ جعلی تھے۔

دواؤں کو پرکھنے کے لئے گورنمنٹ نے ایک لیبارٹری کے قیام کا اعلان کیا ہے اس سے دواؤں کے اچھے یا برے ہونے کا علم تو ہو سکتا ہے مگر ہر شخص سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ جبکہ وہ دوائیں خرید کر لیبارٹری میں اچھی بری کی جانچ کے لئے جانے کی زحمت گوارا کرے۔

ٹنکچرز بنانے کے لئے پاکستان میں ڈسٹلریز بہت کم ہیں۔ ہندوستان اور دیگر ممالک سے جو دوائیں آتی ہیں ان پر ڈیوٹی بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں ہندوستان اور دیگر ممالک کی دواؤں کی قیمت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے غیر محتاط دوا سازوں کو نفع اندوزی کا موقعہ مل گیا ہے اگر غیر ملکی دواؤں پر سے ڈیوٹی کم کر دی جاتی یا ہٹا دی جائے تو اچھی دوائیں مارکیٹ میں کثرت سے آ جائیں گی اور اس طرح ناقص دواؤں کو بیچنے کا موقع نہ ملے گا۔ اس پالیسی کا اچھی دوائیں بنانے والوں پر برا اثر ضرور پڑے گا۔ مگر قوم کی صحت افراد کے ذاتی منافع کی نسبت یقیناً زیادہ قیمتی ہے۔

(عبد الوہاب عمر۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور)

وفات

میری عزیز ہمشیرہ صفیہ بیگم بعمر تقریباً ۲۰ سال ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۵/۴۹ بروز اتوار بوقت پونے ایک بجے بعد دوپہر وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ط

عزیزہ مرحومہ نہایت اعلیٰ اخلاق کی مالکہ تھی۔ نیکی، مہمان نوازی، ملنساری دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھنا غریبوں سے خاص طور پر محبت اور مہربانی کا سلوک کرنا۔ اپنے عزیزوں سے شفقت، بیویوں سے حسن سلوک بے نفسی اور ایثار، محنت، صفائی۔ اسلام و احمدیت کے لئے سچی تڑپ اور غیرت غرضیکہ تمام وہ خوبیاں جو ایک احمدی بچی میں ہونی چاہئیں۔ اس میں موجود تھیں۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار حسن محمد کلرک محکمہ انہار دفتر چیف انجینئر مغربی پنجاب۔ لاہور)

۲۔ شیخ غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی اسسٹنٹ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ ان کی سب سے چھوٹی دختر عزیزہ امۃ الرحمن بیگم بعمر تقریباً پندرہ سال صرف ایک ہفتہ عارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر مورخہ ۲ مئی ۱۹۴۹ء فوت ہو کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیزہ مرحومہ کئی ایک اوصاف حمیدہ کی حاملہ تھی۔ مثلاً جماعت کے کاموں میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتی تھی۔ بعض اوقات تو ساری ساری رات بیٹھ کر جماعت کے مفاد کی خاطر سینے پرونے کا کام کرتی رہی۔ علاوہ ازیں جلسوں کے موقعہ پر خوش الحانی سے نظمیں پڑھا کرتی تھی۔ چونکہ اس کی والدہ محترمہ لجنہ اماء اللہ کراچی کی جنرل سیکرٹری تھیں اس لئے ان کے کاموں میں بھی کافی بہت ہاتھ بٹاتی رہی۔

مرحومہ میں حد درجہ شرم و حیا۔ سلیقہ شعاری، متانت، سنجیدگی اور کم گوئی پائی جاتی تھی۔ اپنے عزیز و اقارب بہن بھائی اور والدین کا ادب و لحاظ کرنا اس کا شعار تھا۔ پھر خانگی امور میں بھی ہر ایک کام نہایت محنت سے کرتی تھی۔

تمام احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحومہ کے بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار مرحومہ کا نسبتی بھائی حمزہ حافظ محمود شمس کراچی)

پٹھانستان کا نعرہ

ایسے وقت میں جب کہ معاہدہ اوقیانوس پر دستخط ہونے کی وجہ سے دنیا کے تمام ممالک دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ اور ہر ملک جنگی اور دفاعی تیاریوں میں مصروف ہے کہ نہ معلوم یہ جنگ کے شعلے کب بھڑک اٹھیں۔ افغانستان کا پاکستان کے خلاف تخریبی اعمال میں مصروف رہنا اور سرحدی پٹھانوں کو قیام پٹھانستان کے نام سے اکسانا نہایت درجہ افسوسناک ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان اسلامی ممالک میں بالغ نظری ابھی حد پر نہیں پہنچی اور وہ بہ حیثیت مجموعی اپنے نقصانات کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور مسلمانوں میں اپنے نفع و نقصان کو اسلامی مفاد کے تابع کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوئی۔ ترکی نے اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر کے عالم اسلام پر یہ ثابت کر دیا کہ اسے اسلامی مفادات کا کوئی لحاظ نہیں بلکہ وہ امریکی سرمایہ داروں کو خوش کرنا چاہتا ہے جو اس وقت اس کی مدد بے شمار قرضہ سے کر رہے ہیں۔ یہی حال شاہ عبداللہ والئی شرق اردن کا ہے جو مسئلہ فلسطین کے حل میں عربوں سے غداری کر کے امریکی اور برطانوی سرمایہ داروں کے ساتھ ہے اب یہی امریکی اور برطانوی سرمایہ داروں کی چالیں افغانستان میں بھی کارگر ہو رہی ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کے خلاف محاذ کھولنے کی ابتداء کر دی ہے اب افغانستان کا ریڈیو اور پریس پٹھانوں کی نام نہاد حمایت میں پاکستان پر کاری ضرب لگانے میں مصروف ہے۔

تعجب ہے کہ آج افغانستان کو سرحدی پٹھانوں کی نام نہاد تائید کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان پر انگریزی راج کے دوران میں ان کی یہ ہمدردیاں آخر کہاں دفن تھیں انگریز قبائلیوں کو طرح طرح سے کچلتے تھے۔ ان کے علاقوں پر بمباری کی جاتی تھی، بازار [illegible] پشاور میں پٹھانوں کا قتل کیا گیا۔ مگر اس وقت نہ تو ہز مجسٹی شاہ ظاہر کی رگ حمیت جوش میں آئی نہ ہی پریس نے اسکے خلاف کوئی آواز نکالی شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اس وقت افغانی بادشاہ انگریزوں کے وظیفہ خوار تھے۔ جو اب قیام پاکستان کی وجہ سے اس سے محروم ہو گئے ہیں اور یہ وظیفہ اب کسی اور ذریعہ سے مل رہا ہے جسے پاکستان ایک نظر نہیں بھاتا۔ ورنہ کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ پاکستان کے ساتھ افغانستان معاندانہ روش اختیار کرے۔ قیام پاکستان کے ابتداء ہی سے افغانستان نے اس کی مخالفت کی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ایک بڑی اسلامی سلطنت کے قیام کے ابتداء اس کا موقف کمزور ہو جاتا تھا۔ پاکستان جب زندہ حقیقت بنکر کرۂ ارض کے نقشہ پر نمایاں ہو گیا اور ادارۂ اقوام متحدہ کی رکنیت کی درخواست پیش کی تو یہی افغانستان تھا جس نے اسکی مخالفت کی۔ جبکہ تمام ممالک اس کی شرکت کے حق میں تھے۔ تقسیم ہند کے دوران میں سرحدی علاقہ کے ۲۵ لاکھ پٹھانوں نے آزاد رائے دہی کے ساتھ یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنی قسمتوں کو پاکستان کے ساتھ وابستہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ سچے اور پکے پاکستانی ہیں جنہیں کسی قسم کا لالچ بھی پاکستان کے خلاف آمادہ نہیں کر سکتا اب پٹھانوں میں جمہوریت کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ وہ ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اسلامی جمہوری نظام سے الگ ہو کر شاہی اور مطلق العنان حکومت کا ساتھ دیں۔ افغانستان کو حالات کا جائزہ لے کر سوچنے کی ضرورت ہے۔

(ماخوذ از "حمایت دکن" حیدرآباد دکن)

ولادت

مورخہ ۳۰ اپریل کو عبدالرحمن صاحب مسلم بی اے ایل ایل بی ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

تقسیم حلقہ جات انسپکٹر بیت المال از مئی ۱۹۴۹ء

نام انسپکٹر	نام حلقہ	نام ہیڈ کوارٹر
چوہدری حفیظ احمد صاحب	حلقہ لائل پور علاوہ تحصیل جڑانوالہ	لائل پور
چوہدری ظفر اسلام صاحب	حلقہ منٹگمری۔ مضافات لاہور	منٹگمری
چوہدری شجاعت علی صاحب	″ ملتان۔ جھنگ	ملتان
مولوی محمد سعید صاحب	″ سیالکوٹ علاوہ تحصیل ڈسکہ	سیالکوٹ
سید سعید احمد صاحب	″ پراونشل بنگال	ڈھاکہ
سید اصغر حسین صاحب	″ سرحد راولپنڈی کیمل پور	راولپنڈی
سید اعجاز احمد صاحب	″ تحصیل جڑانوالہ تحصیل ڈسکہ	جڑانوالہ۔ ڈسکہ
چوہدری عبدالرب صاحب	″ سندھ۔ بلوچستان	حیدرآباد سندھ
ماسٹر محمد یٰسین صاحب	″ شیخوپورہ	شیخوپورہ
میاں خورشید الرب صاحب	″ گجرات۔ جہلم	گجرات
سید نذیر احمد صاحب	ریاست بہاولپور۔ ڈیرہ غازیخان۔ مظفر گڑھ	ڈیرہ غازیخان
چوہدری سلطان احمد صاحب	حلقہ گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
چوہدری الیاس الدین صاحب	″ سرگودھا	سرگودھا
بابو فقیر اللہ صاحب آنریری انسپکٹر	لاہور شہر	لاہور
شیخ فیض الرحمان صاحب	ریلیونگ انسپکٹر	-

(ناظر بیت المال ربوہ۔ ضلع جھنگ)

انگریزی مڈل پاس طلباء

وقف اولاد کے سلسلہ میں کافی دوستوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا ہوا ہے۔ ان میں سے جو انگریزی مڈل پاس کر چکے ہیں ان کو یا ان کے والدین کو چاہیئے کہ وہ فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں مدرسہ احمدیہ میں جہاں مستحق طلباء کو مناسب وظیفہ بھی دیا جاتا ہے داخل کرایا جا سکے۔ دینی تعلیم ہی اصل تعلیم ہے۔ پس دوستوں کو جلد از جلد اپنے انگریزی مڈل پاس بچے جو وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ یا اب وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ میں داخلہ کے لئے بھیجنے کا انتظام فرمانا چاہیئے

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

امسال میٹرک پاس کرنیوالے واقفین زندگی

ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میٹرک پاس کرنے والے واقفین زندگی طلباء کو تحریک جدید کے ماتحت مختلف کالجوں میں یا سلسلہ کے دفاتر میں حسب حالات تعلیم یا دفتری کام کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے مطابق اعلیٰ ڈویژن میں پاس ہونے والوں کو کالج میں حسب ضرورت داخل کرایا جائے گا۔ پس وہ طلباء جو اپنے والدین کی طرف سے وقف اولاد کے سلسلہ میں وقف شدہ ہیں اور انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے اپنے رول نمبر اور دیگر ضروری کوائف سے مطلع فرمائیں۔ نیز تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ سے میٹرک کا امتحان دینے والے وہ طلباء جنہوں نے قادیان میں نویں آٹھویں وغیرہ جماعتوں میں فارم معاہدہ وقف زندگی پُر کیا تھا بھی اپنے موجودہ پتوں سے اطلاع دیں۔ اس کے علاوہ جو طلباء اب وقف کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر کارڈ لکھ کر فارم معاہدہ وقف زندگی منگوا لیں۔

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ۔ ضلع جھنگ)

ضروری اعلان

مکرم جناب مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریر جلسہ سالانہ بعنوان "[illegible]" کے متعلق احباب جماعت نے اس ارادہ کا اظہار فرمایا تھا کہ وہ اپنے خرچ پر طبع کروا کر مفت تقسیم کریں گے۔

اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر وہ اپنی طرف سے اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہیں اس کے مطابق رقم بھجوا دیں تاکہ اس تقریر کو جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کیا جا سکے۔

نوٹ:۔ ایسی تمام رقوم جناب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی معرفت پر سنٹرل چنیوٹ ضلع جھنگ کو بمد نشر و اشاعت برائے اشاعت [illegible] بھجوائی جائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بنو امیہ کا زرین دور حکومت

۲

مفتوحہ ممالک کے لوگوں سے فیاضانہ سلوک

بنو امیہ کے دور کے کارناموں میں سب سے زیادہ درخشندہ کارنامے، حکمرانوں کی عظیم الشان فتوحات، مفتوحہ ممالک میں ان کا حسن انتظام اور وہاں کے عوام کے ساتھ ان کا فیاضانہ سلوک اور رواداری ہے۔ میدان جنگ میں دنیا کی کوئی طاقت ان کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ لا سکتی تھی، افریقہ، ہسپانیہ، ترکستان اور سمرقند وغیرہ اسی دور میں فتح کئے گئے۔ لیکن فتوحات کے اس دور میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ کسی شہر کو جلایا گیا ہو، فصلوں کو برباد کیا گیا ہو یا قیدیوں اور شہریوں کو تہ تیغ کیا گیا ہو۔

میدان جنگ میں دشمن کے ہتھیار ڈال دینے کے بعد اس کے مال کی حفاظت اسلامی لشکر کا فرض ہو جاتا تھا، کئی مرتبہ انہوں نے حصول کردہ جزیہ عوام کو اسلئے واپس کر دیا کہ ان لوگوں کی حفاظت، ان کے اختیار سے باہر تھی۔ مفتوحہ ممالک کے لوگ عربوں کے نظام حکومت، مساوات، رواداری اور عدل کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ انہیں پوری پوری مذہبی آزادی حاصل تھی اور ان کے معابد کی حفاظت حکومت نے اپنے ذمہ لے لی۔ ان کے کمزوروں اور اپاہجوں کو بیت المال سے اسی طرح امداد ملتی تھی جس طرح حکمران قوم کے افراد کو۔ وہ خراج اور جزیہ کے سوا ان تمام ٹیکسوں کی ادائیگی سے بچ گئے جو وہ اپنے بادشاہوں کو ادا کرتے تھے۔

غیر مسلم بالخصوص یہودی اور عیسائی، حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر مامور تھے۔ انہیں اپنے مذہب کی اشاعت کی مکمل آزادی حاصل تھی۔

عمر بن عبد العزیز کا زرین دور

بنو امیہ کے اکانوے سالہ دور میں دو سال پانچ ماہ کا دور ایسا بھی ہے۔ جس نے خلافت راشدہ کی یاد تازہ کر دی۔ یہ عمر بن عبد العزیز کا دور تھا آپ نے مسلمانوں کے بے حد اصرار پر منصب خلافت قبول کیا۔ اپنے ذاتی مصارف کو کم کیا اپنا اور اپنے اہل و عیال کا غیر ضروری سامان مثلاً گھوڑے اور زیورات فروخت کر کے رقم بیت المال میں داخل کر دی۔ آپ اپنے لئے بیت المال سے دو درہم روزانہ لیتے تھے۔ خلیفہ اور ان کے عزیز و اقارب کے لئے جو امتیازات روا رکھے جاتے تھے

وہ مٹا دیئے گئے اور یہ حکم دے دیا گیا کہ دربار عام میں کسی کو اسلئے ترجیح نہ دی جائے کہ وہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ شاہی غلام اور کنیزیں سب آزاد کر دی گئیں۔ اور امراء کی جاگیریں ضبط کر لی گئیں۔ ظالم حکام کی جگہ عادل اور رحمدل حکام مقرر کئے گئے۔ ان داخلی اصلاحات کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام کو جو امن اور خوشحالی اس دور میں نصیب ہوئی وہ اپنی مثال آپ تھی۔

بنو امیہ کے دور میں ہر جہتی ترقی

اس عہد میں حکومت کے ہر شعبہ میں ترقی ہوئی، مسلمانوں میں سب سے پہلے امیر معاویہ نے بحری جہاز بنوائے اور تقریباً تمام ساحلی مقامات پر جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے گئے۔

مسلمانوں کا بحری بیڑا بحیرہ روم پر چھایا ہوا تھا۔ فوج کے لئے علیحدہ چھاؤنیاں قائم کی گئیں۔ اور گرمی سردی کے لحاظ سے فوج کی تقسیم کر کے دو قسم کی فوج "شاتیہ" اور "صائفہ" تیار کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان ہر موسم میں جہاد کے لئے تیار رہتے ہیں۔ فوجی قلعوں کی تعمیر اور جنگ میں منجنیق کا استعمال پہلی بار امیر معاویہ کے زمانے میں ہوا۔ ملک کے داخلی نظم و نسق کے لئے پولیس کا باقاعدہ انتظام بھی امیر معاویہ کے دور سے شروع ہوا۔

اس عہد میں ڈاک کا باقاعدہ نظام قائم کیا گیا۔ تیز رو گھوڑوں کے ذریعہ ڈاک کا انتظام مسلمانوں میں سب سے پہلے امیر معاویہ ہی نے شروع کیا۔

تمام سلطنت صوبوں میں منقسم تھی۔ اور ہر صوبے کے صدر دفتر میں ایک منتظم دفتر ہوتا تھا۔ ہر حکم کی نقل دفتر میں رکھی جاتی تھی۔ اور سرکاری کاغذات پر مہر لگانے کا دستور جاری کر کے ایک علیحدہ محکمہ "دیوان خاتم" کے نام سے قائم کیا گیا۔ دفاتر کی زبان پہلے یونانی تھی۔ پھر فارسی ہوئی۔ مگر عبد الملک کے عہد میں دفاتر کے تمام ریکارڈ عربی زبان میں منتقل کئے گئے۔ آپ کے زمانے میں اپنا سکہ رائج کیا گیا۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ڈپٹی کسٹوڈین بہادر ضلع کیمل پور

دعویٰ یا اپیل دیوانی مقدمہ نمبر ۱۰۱
فضل خان ولد دوست خان ذات اعوان سکنہ الکھوڑی تحصیل اٹک۔

بنام

عطر سنگھ ولد نہال چند ذات اروڑہ سکنہ الکھوڑی تحصیل اٹک۔

اپیل بنار اضی حکم

بنام عطر سنگھ ولد نہال چند ذات اروڑہ سکنہ الکھوڑی تحصیل اٹک۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی عطر سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام عطر سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر عطر سنگھ مذکور تاریخ ۲ مئی ۱۹۴۹ء کو مقام کیمل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۲ ماہ اپریل ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم
مہر عدالت

پنجاب مینٹل ہسپتال لاہور

سال زیر بندوبست مورخہ یکم جولائی ۱۹۴۹ء لغایت اختتام ۳۰ جون ۱۹۵۰ء کے دوران میں پنجاب مینٹل ہسپتال لاہور میں مندرجہ ذیل زمروں میں وضاحت کردہ اشیاء کی بہم رسانی کے لئے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں:۔

(۱) راشن و دیگر اشیاء مشتمل پر ٹینٹ اشیاء خوردنی فروٹ اور دیگر جنس وغیرہ
(۲) غیر خوردنی اشیاء مثلاً صابن۔ تیل۔ سجی۔ بکٹ وغیرہ
(۳) گوشت انڈے وغیرہ
(۴) دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء اور
(۵) یورپین اور اینگلو انڈین مریضوں کے لئے اشیاء مندرجہ بالا زمروں میں سے ایک سے زائد زمروں کیلئے کوئی ایک ٹینڈر دہندہ ٹینڈر دے سکتا ہے۔ ہسپتال مذکورہ میں مندرجہ بالا اشیاء کے اسٹاک کی خوراکی اور بہم رسانی سے متعلق شیڈول اور دیگر کوائف معہ مقررہ ٹینڈر فارم سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب سے فی روپیہ کی ادائیگی پر حاصل ہو سکتے ہیں۔ ٹینڈر ۲۳ مئی ۱۹۴۹ء ایک بجے دن سے ۴ بجے شام تک میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں موصول کئے جائیں گے۔ اور انہیں انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات کے دفتر میں ۲۴ مئی ۱۹۴۹ء کو دن کے ۱۱ بجے کھولا جائے گا۔

(۴) ٹینڈر دہندگان یا ان کے نمائندگان کو چاہیئے کہ سربمہر ٹینڈروں کے لفافوں کو کھولتے وقت موقعہ پر موجود ہوں۔

(۵) ٹینڈر پیش کرنے والے تمام اشخاص کو چاہیئے کہ راقم کے دفتر میں مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۴۹ء بوقت ۹ بجے صبح سے ۲ بجے بعد دوپہر تک گئے ہوں جہاں وہ ہر ایک قسم کے نمونے ملاحظہ کر سکیں گے۔ اور انہیں ہسپتال ہذا کی ضروریات کے متعلق مکمل تفصیلات بہم پہنچائی جائیں گی۔

(۶) دودھ کے ٹھیکیداروں کے لئے لازمی ہوگا کہ دودھ دینے والے جانور ہسپتال کی ڈیری میں رکھیں جنکا کرایہ وصول نہیں کیا جائیگا۔ لیکن ہسپتال کے حکام ان جانوروں کا گوبر بلاقیمت ہسپتال کے باغ میں استعمال کے لئے لیں گے۔

(۷) کوئی ٹینڈر بلا رسید زر ضمانت مبلغ -/۵۰۰ روپیہ تصدیق شدہ ڈپٹی کمشنر متعلقہ ضلع بدیں امر کہ ٹینڈر دہندہ صاحب جائداد ہے۔ زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

(۸) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کم ترین شرح والے ٹینڈر یا کسی ٹینڈر کی منظوری کے پابند نہیں اور نہیں وجوہات بتلائے بغیر کسی ٹینڈر کو منظور یا نامنظور کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۹) ٹینڈر دہندہ کو چاہیئے کہ شیڈول الف کے ساتھ ٹینڈر فارم کے شیڈول ب پر اپنے دستخط ثبت کر کے ارسال کرے ورنہ کسی ٹینڈر پر غور نہ ہوگا۔

رفتارِ عالم

ہفتہ بھر کی اہم خبروں پر ایک نظر

(خورشید احمد)

پاکستان

(۱) حکومت پاکستان کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ پاکستان میں فوجی سامان تیار کرنے کے لئے ایک کارخانہ کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں ... تیار بنے والی مشینری بیرونی ممالک سے خریدی جارہی ہے فوجی ترجمان نے کہا۔ آئندہ چند سال میں متعدد فوجی کارخانے قائم کر دیئے جائیں گے۔ جو پاکستانی فوج کی ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہوں گے۔

(۲) حکومت پاکستان نے ایک دفعہ پھر اس افواہ کی پرزور تردید کی ہے۔ کہ کشمیر کو تقسیم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔ یہ تردید لاہور کے انگریزی اخباروں کی ... اطلاعات کی بنا پر کی گئی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ ... میں تقسیم کشمیر کی تجویز پر اصولی طور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ پاکستان کے بارہ اخبار دوں نے ایک مشترکہ بیان میں سول کی اس بے بنیاد اطلاع کی تردید کی ہے اور اس کے خلاف ... قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

(۳) ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پاکستان نے افغانستان کو ... کی برآمد پر تمام محصولات ... کی وجہ سے پاکستان کو ایک کروڑ ... روپیہ ... کا خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ اس کے برعکس ہندوستان نے اس قسم کی تمام مراعات ... واپس لے لی تھیں۔ حکومت افغانستان نے سرکاری طور پر پاکستان کی پیش کردہ مراعات کا شکریہ ادا کیا تھا۔

(۴) تقسیم ملک کے بعد پہلا موقعہ ہے کہ ایک ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ انتخاب مشرقی بنگال میں ہوا ہے۔ جس میں ایک انڈیپنڈنٹ امیدوار نے مسلم لیگ کے امیدوار کو ساتھ ووٹ زیادہ لیکر شکست دی ہے۔

(۵) ۲ مئی کو گورنر صوبہ سرحد نے مالاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم میں برقی قوت کی توسیع کا افتتاح کیا۔ اس توسیع سے مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے ۲۰ مزید دیہات اور شہروں کو بجلی مہیا ہو جائے گی۔

ہندوستان

(۱) ہندوستان کے مشہور انتہا پسند لیڈر مسٹر سرت چندر بوس نے لیبر یونین کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے توقع ہے کہ اس سال کے آخر تک ملک کی رائے عامہ ملک کی موجودہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو ختم کر دیگی۔ انتہا پسندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ متحد ہو کر آنے والے وقت کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے تیار ہو جائیں آپ نے کہا موجودہ برسراقتدار لیڈر سرمایہ داروں اور رجعت پسند ہیں وقت آ رہا ہے کہ ان کا اقتدار ختم ہو جائے گا۔

(۲) یکم مئی کو متحدہ پنجاب کے سابق وزیر خزانہ سر منوہر لال ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو مدت سے دمے کی تکلیف تھی۔ آپ ہندوستان کے ایک مشہور ماہر معاشیات تھے۔

(۳) کشمیر کمیشن نے جو تجاویز پاکستان و ہندوستان کے سامنے پیش کی ہیں۔ ان کا جواب کسی حکومت کی طرف سے نہیں ملا۔ حکومت ہند نے مدت معینہ کے اندر جواب دینے سے معذوری کا اظہار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو کی آمد پر ہندوستان اپنا جواب کمیشن کو بھیجیگا۔

(۴) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نواب بھوپال نے اپنی ریاست کو ہندوستان میں مدغم کرنے کی تجویز پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اب مرکزی حکومت یہاں کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیگی۔

یورپ

(۱) مسٹر لیاقت علی خان جمعہ کو لندن سے پاکستان روانہ ہو گئے۔ راستے میں آپ اٹلی، مصر اور ایران میں بھی ٹھہریں گے اور وہاں کے زعماء سے ملاقات کریں گے۔ ۷ مئی کو آپ کراچی پہنچیں گے۔

(۲) مسٹر لیاقت علی خان نے برطانیہ میں مقیم پاکستانی مسلمانوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں نے وزراء اعظم کی کانفرنس میں واضح طور پر بتا دیا ہے۔ کہ مستقبل میں پاکستان کے دولت مشترکہ کے ساتھ تعلقات کا انحصار پاکستان کی مجلس دستور ساز پر ہے۔ جو اس وقت نیا دستور مرتب کر رہی ہے۔ اسے مکمل اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ پاکستان کی دولت مشترکہ میں رہنے یا مکمل طور پر علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کرے۔ یا ہندوستان کی طرح جمہوریہ کی حیثیت میں دولت مشترکہ کا رکن بننے کا فیصلہ کرے۔

آپ نے کہا۔ پاکستان میں نہ استحصالی نظام قائم ہو گا۔ نہ سرمایہ دارانہ نظام پاکستان کے آئین کی بنیاد سماجی مساوات کے اسلامی اصولوں پر ہو گی۔

آپ نے دولت مشترکہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ......

.... اگر دولت مشترکہ نے کمزور قوموں کو لوٹنا چاہا۔ تو وہ یقیناً ناکام ہو جائے گی۔

(۳) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اس تجویز کی شدید مخالفت کی۔ کہ مجلس اقوام میں اسرائیل کے داخلہ پر جلد غور کیا جائے آپ نے کہا کہ پچھلے دنوں ... کی بنا پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسرائیل کے داخلہ کی تجویز جنرل کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ کن وجوہ کی بنا پر یہ غیر معمولی فیصلہ کیا گیا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے۔

شامی اور عراقی کمیونسٹ روپوش ہو گئے

قاہرہ ۷ مئی:- وفد پارٹی کے ہفتہ وار اخبار "السنۃ الحر" کا نامہ نگار مقیم بغداد رقمطراز ہے۔ کہ شام اور عراق کی حکومتوں کے کمیونسٹوں کے خلاف جدوجہد شروع کرنے کے بعد کمیونسٹ لیڈر "لاپتہ" ہو گئے ہیں۔ اور دو ایک لیڈروں نے گرفتاری سے بچنے کے لئے لبنان میں پناہ حاصل کی ہے۔ شام اور عراق کی پولیس ابھی تک کٹر کمیونسٹوں کی پناہ گاہ کا پتہ نہیں لگا سکی ہے۔

نامہ نگار مذکور مزید رقمطراز ہے۔ کہ دمشق اور بغداد میں حفاظت عامہ کے محکموں کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے ملکوں کے کمیونسٹ لیڈروں نے تل ابیب میں پناہ حاصل کی ہے۔ جہاں سے وہ لبنان۔ شام اور عراق میں کمیونسٹ سرگرمیوں کی رہنمائی کر رہے ہیں:-

نامہ نگار آخر میں لکھتا ہے۔ کہ سرکاری حکام نے کمیونسٹوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے عراق لبنان اور شام کی حکومتوں کی مشترکہ کوششوں کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن ابھی تک عراق نے اس تجویز کی منظوری نہیں دی ہے۔ (استار)

برما میں مذہبی تحریک

رنگون ۷ مئی:- برما کے وزیر اطلاعات کے ایماء پر منعقدہ ایک جلسہ میں ایک ملک گیر مذہبی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس میں بدھ اور عیسائی مذاہب کے سرکردہ رہنماؤں نے شرکت کی۔

جلسہ میں برمی اور انگریزی زبان میں ایک بیان جاری کرنے کا متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ برما کو منافرت اور تباہی کا ملک بننے کی بجائے محبت و آشتی کا ملک بنانے کے لئے برمی باشندوں سے باہمیت قلب کی اپیل کی جائے۔ (استار)

کمیونزم کے خلاف عرب لیگ کی جدوجہد

قاہرہ ۷ مئی:- قاہرہ کا ایک اخبار "الزمان" رقمطراز ہے کہ کچھ عرصہ سے عرب لیگ کی ممبر حکومتوں کے درمیان حفاظت عامہ کے اقدامات میں اشتراک عمل پیدا کرنے پر توجہ دی جارہی ہے۔ تاکہ مفسدانہ اور معاندانہ اصولوں کے خلاف پر اثر کارروائی کی جا سکے۔

عرب لیگ کی جانب سے ایک درخواست موصول ہونے کے بعد مصری وزارت داخلہ نے مصر میں حفاظت عامہ کی تنظیم کے متعلق ایک رپورٹ تیار کی ہے۔ اخبار "الزمان" کے بیان کے مطابق اس رپورٹ میں مصر میں سیاسی تحفظ کے اقدامات کی پوری تصویر درج ہے۔ اس کے علاوہ اس کی تنظیم اور افراد بھی بتائے گئے ہیں۔ یہ محکمہ کمیونسٹوں۔ تباہ کن اصولوں اور صیہونی سرگرمیوں کے متعلق کارروائی کرتا ہے۔ اس کا تعلق سیاسی معاملات کے ایک وسیع دائرہ اور غالباً ... سے ان کے تعلق سے ہے۔ (استار)

سمندر کی تہ کی تصویر!

کیپ ٹاؤن ۷ مئی:- افریقہ کے سمندروں میں سمندر کی تہ کا پہلی بار کامیابی کے ساتھ فوٹو لیا گیا۔ یہ تصویر ۲۰۰ فٹ کی گہرائی پر لیگئی ہے۔ وہاں سائنسدان کئی ماہ سے تحقیقات کر رہے تھے۔

ایک وقت میں صرف ایک ہی تصویر لی جا سکی اس کے لئے ایک خاص قسم کا کیمرہ استعمال کیا گیا جو پانی کے دباؤ کو سہار سکے یہ تصویریں سمندر کی تہ کی ۲ فٹ مربعہ زمین کی ہیں:- (استار)

اقوام متحدہ کی پولیس فورس اور تنسیخ اسلحہ

واشنگٹن ۷ مئی:- آئندہ جنگ کو روکنے کے لئے پولیس فورس قائم کرنے کے سلسلہ میں صدر ٹرومین نے کہا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد کسی حکومت کے رئیس نے اگر کوئی اعلان کیا ہے۔ تو وہ صدر ٹرومین کا ہے جو انہوں نے سینیٹ کی خارجی تعلقات کی کمیٹی کے ممبر البرٹ ڈی تھامس کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

میں یقیناً دنیا بھر میں تنسیخ اسلحہ کو بہت پسند کروں گا۔ لیکن پہلی جنگ عظیم کے تجربہ کی بنا پر میں نہیں چاہتا کہ یہ یکطرفہ بنیاد پر کیا جائے۔ جب اقوام متحدہ کے پاس کافی پولیس ہو جائے گی۔ تب میں تنسیخ اسلحہ کی گفتگو پورے خلوص کے ساتھ کروں گا۔ اس سے پیشتر نہیں۔" (استار)

... کونسل جلد سے جلد حیدر آباد کے مسئلے پر غور کرے

(۴) برلن کی ناکہ بندی کے متعلق بڑی طاقتوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جو لندن۔ ماسکو۔ پیرس اور واشنگٹن سے بیک وقت شائع ہو گیا ہے۔ سمجھوتہ کے مطابق ۱۲ مئی کو ناکہ بندی ختم کر دی جائے گی۔

رنگون ۷ مئی:- تقریباً ۳ ہزار برمی پناہ گزین ڈیلٹائی علاقہ سے رنگون پہنچے ہیں۔ انہیں وہاں سے کرین باغیوں نے نکالا ہے۔ (استار)